# ۱۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

E9EJ68

اِدارہ

**پہلی بات:** دنیا میں مبعوث تمام انبیائے کرامؑ میں جس طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو فضیلت حاصل ہے، اسی طرح آپؐ کے صحابہ کرامؓ کو اُمت میں عظمت و رفعت حاصل ہے۔ اللہ کے رسولؐ نے اپنے صحابہؓ کی تقلید کرنے کی بھی اپنی اُمت کو تلقین کی ہے۔ صحابہ کرامؓ آپؐ کے جاں نثاروں میں تھے اور آپؐ کی مدد کے لیے ہمیشہ تن من دھن سے تیار رہتے تھے۔ ان صحابہ کرامؓ میں حضرت سلمان فارسیؓ بھی تھے۔ انھوں نے آپؐ سے ملاقات کی خاطر اور حق کی تلاش کے لیے برسوں صعوبتیں برداشت کیں۔ بالآخر ایران سے مدینہ پہنچ کر آپؐ کے ہاتھ پر ایمان لائے اور آخر دم تک اسلام کی خدمت کرتے رہے۔ ذیل کے سبق میں اُن کے حالاتِ زندگی بیان کیے گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے ہمیشہ حق کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں۔ ان کی استقامت اور ثابت قدمی میں اس راہ کے مصائب کبھی بھی مانع نہیں ہوتے اور وہ تمام تکلیفوں کا سامنا کرتے ہوئے آگے بڑھتے رہتے ہیں۔ انھیں اپنی ذات کا خیال رہتا ہے نہ مال و متاع کی فکر۔ عیش و آرام کی لذتوں میں ان کا دل للچاتا ہے نہ صحراؤں اور پہاڑوں میں گھبراتا ہے۔ انھیں دُھن رہتی ہے تو بس تلاشِ حق کی۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا شمار ایسے ہی لوگوں میں ہوتا ہے۔ حق کو پانے کے لیے انھوں نے جو پریشانیاں برداشت کیں، ان کا ذکر صحابہؓ کی سیرت پر لکھی ہوئی مختلف کتابوں میں موجود ہے۔

ایران قدیم زمانے ہی سے علم و ہنر کا مرکز رہا ہے۔ انسانی تمدن کا سورج ابھی نصف النّہار پر بھی نہ پہنچا ہوگا کہ وہاں کی تہذیب و معاشرت کے چرچے عام ہونے لگے تھے۔ مجوسیوں نے زرتشتی مذہب کو عام کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی تھی۔ دنیا کی اوّلین حکومت کا قیام وہیں عمل میں آیا۔ ساتویں صدی عیسوی میں ساسانی حکومت میں سیاسی تغیرات ہوئے اور فوجی نظام کو ترقی دی گئی۔ حضرت سلمان فارسیؓ ان تبدیلیوں کو دیکھتے رہے مگر حق کو پانے کی لگن ان کے دل میں کروٹیں لیتی رہی۔

حضرت سلمانؓ کے والد بوذخشان بن مرسلان اصفہان کے ایک گاؤں 'جی' کے ایک بڑے مجوسی زمیندار تھے۔ کسی وجہ سے انھوں نے 'جی' سے ترکِ وطن کرکے ہُرمُز میں سکونت اختیار کرلی تھی۔ اسی گاؤں میں حضرت سلمانؓ پیدا ہوئے۔ ان کا پہلا نام مابہ تھا۔ وہ اپنے والد کے لیے دنیا کی ساری چیزوں سے زیادہ محبوب تھے اسی لیے بچپن سے ان کا بہت زیادہ خیال رکھا جاتا تھا۔ انھوں نے کم عمری ہی میں مجوسیت کی اس قدر تعلیم حاصل کرلی تھی کہ انھیں آتش کدے کا داروغہ بنا دیا گیا مگر وہ اس مذہب سے مطمئن نہیں تھے۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ حضرت سلمانؓ کے والد نے کسی کام کے لیے انھیں کھیت میں جانے کے لیے کہا۔ کھیت کے راستے میں ایک گرجا گھر تھا۔ حضرت سلمانؓ کھیت میں جانے کی بجائے اس گرجا گھر میں چلے گئے اور دیر شام تک وہیں رہے۔ گرجا گھر کی رسومات اور عبادات کے طریقے سے وہ بہت متاثر ہوئے۔ گھر لوٹ کر انھوں نے ساری روداد اپنے والد کو سنائی۔ یہ سن کر وہ بہت برہم ہوئے اور حضرت سلمانؓ کے پیروں میں بیڑیاں ڈال دیں۔

حضرت سلمانؓ کسی طرح ان بیڑیوں سے آزاد ہوئے اور ایک عیسائی قافلے کے ساتھ ملکِ شام چلے گئے۔ وہاں مختلف

پادریوں کی خدمت کر کے انھوں نے عیسائی مذہب کی تعلیمات حاصل کیں۔ جب کسی پادری یا راہب کا انتقال ہوجاتا، حضرت سلمانؓ دوسرے کے پاس چلے جاتے۔ اس طرح انھوں نے اصفہان سے شام، نینوا اور عموریہ تک سیکڑوں میل کا سفر طے کیا اور تلاشِ حق کی خاطر کڑی مصیبتیں برداشت کیں۔ بالآخر عموریہ کے راہب نے انھیں یہ بتایا کہ عنقریب حضرت ابراہیمؑ کا دین لے کر ایک نبی مبعوث ہوگا۔ وہ کھجوروں والی زمین کی جانب ہجرت کرے گا۔ اس کے ماننے والے پروانوں کی مانند اس کے اطراف جمع رہیں گے۔ تم اس کی ظاہری نشانیوں سے اسے پہچان لوگے۔ اے سلمان! سُن، اس کی نشانی یہ ہوگی کہ وہ صدقے کا مال نہیں کھائے گا۔ وہ ہدیہ قبول کرے گا اور اس کے شانوں کے درمیان نبوت کی مہر ہوگی۔

حضرت سلمان فارسیؓ اب کھجوروں والی زمین تک پہنچنے کے لیے بے قرار رہنے لگے۔ انھوں نے لوگوں سے اس سرزمین کے متعلق دریافت کیا تو پتا چلا کہ یہ عرب کی ایک بستی مدینہ ہے۔

اتفاق سے اسی زمانے میں عموریہ میں عربوں کا ایک قافلہ آیا ہوا تھا۔ حضرت سلمانؓ نے اپنا تمام مال و اسباب اس کے حوالے کر دیا اور اس قافلے میں شامل ہوگئے۔ وادیِ قُریٰ پہنچتے ہی قافلے والوں نے انھیں ایک یہودی کے ہاتھوں غلام کی طرح فروخت کر دیا۔ اس یہودی نے بھی انھیں مدینے کے ایک دوسرے یہودی کے حوالے کر دیا۔ اس طرح حضرت سلمانؓ سخت تکلیفوں کا سامنا کرتے ہوئے کھجوروں والی زمین تک پہنچ گئے۔ وہ آنے والے نبیؐ تک پہنچنے کے لیے بے چین رہنے لگے۔ ایک دن وہ اپنے یہودی آقا کے باغ میں درخت پر چڑھ رہے تھے کہ کسی نے باغ کے مالک کو یہ خبر سنائی کہ قبا میں چند لوگ ایک شخص کو اپنا نبی کہہ رہے ہیں اور اس کے گرد جمع ہو رہے ہیں۔ خبر کا سننا تھا کہ حضرت سلمانؓ کانپنے لگے۔ نیچے اُتر کر انھوں نے نبیؐ سے ملنے کی تدبیریں کیں۔ ایک روز موقع پا کر وہ نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوگئے۔ وہ کچھ کھجوریں اپنے ساتھ لائے تھے۔ انھوں نے کھجوریں یہ کہہ کر رسول اللہؐ کی خدمت میں پیش کیں کہ یہ صدقہ ہے۔ آپؐ نے اس میں سے کچھ بھی نہ چکھا اور ساری کھجوریں اپنے صحابہؓ کو کھلا دیں۔ حضرت سلمانؓ یہ دیکھ کر مطمئن ہوگئے کہ راہب کی بتائی ہوئی پہلی نشانی تو صحیح ثابت ہوئی۔ دوسرے موقع پر حضرت سلمانؓ پھر نبیؐ کے پاس پہنچے۔ اس بار کھجوریں دیتے ہوئے انھوں نے کہا کہ یہ تحفہ ہے تو نبیؐ نے انھیں تناول فرمایا اور اپنے صحابہؓ میں بھی تقسیم کیا۔ اس طرح دوسری نشانی بھی صحیح نکلی۔ حضرت سلمانؓ اب نبی اکرمؐ کی تیسری نشانی دیکھنے کے لیے بے تاب تھے۔ ایک روز وہ نبیؐ کی پشت کی جانب محفل میں بیٹھ گئے۔ اس وقت آپؐ کے جسم کا کپڑا ہوا سے سرک گیا اور آپؐ کی پشت پر موجود مہرِ نبوت پر حضرت سلمانؓ کی نظر پڑ گئی۔ انھوں نے نہ صرف اس کا دیدار کیا بلکہ اسے چوم کر دیر تک روتے رہے اور اسی محفل میں آپؐ کے ہاتھ پر بیعت ہو کر مسلمان ہوگئے۔ یہاں پہنچ کر حضرت سلمانؓ کی تلاشِ حق کا سفر تمام ہوا۔

حضرت سلمانؓ اب اہلِ مدینہ اور مہاجرین کے بھائی بن گئے تھے۔ سب ان کی قدر کرتے اور انھیں عزّت کی نظر سے دیکھتے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی ابو درداؓ اور حضرت سلمانؓ کے درمیان رشتۂ مواخاۃ قائم کر دیا۔ اخوت کا یہ رشتہ دونوں کے درمیان تاحیات قائم رہا۔ عبادتوں کی کثرت اور اہلِ خانہ سے غفلت جب حضرت ابو درداؓ کے معمولات بن گئے تو حضرت سلمانؓ نے انھیں ٹوکا اور کہا کہ جہاں تم پر اللہ کے حقوق ہیں، وہیں بیوی بچوں کے بھی حقوق ہیں اور رات کو جاگنے کے ساتھ سونا بھی ضروری ہے۔ دوسرے دن یہ دونوں حضرات حضور اکرمؐ کی خدمت میں پہنچے اور رات کے معاملے کو آپؐ کے سامنے رکھا۔ آپؐ نے فرمایا،

”سلمان تم سے بڑھ کر دین سے واقف ہیں۔“ یہ بزرگی انھیں حق کی جستجو کی وجہ سے حاصل ہوئی تھی۔ ایک مرتبہ صحابہ کرامؓ کے ساتھ حضرت سلمانؓ بھی حضورؐ کی مجلس میں شریک تھے۔ آپؐ نے حضرت سلمانؓ کے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا، ”اگر دین ثریا پر بھی ہوگا تو فارس کا ایک آدمی اس کو پا لے گا۔“ آپؐ صحابہ کرامؓ سے فرماتے، ”جس نے سلمان کو ناراض کیا، اس نے خدا کو ناراض کیا۔ لوگ جنت کے مشتاق ہوتے ہیں مگر جنت سلمان کی مشتاق ہے۔“

حضرت سلمانؓ جب تک یہودی کے غلام رہے، وہ اسلامی جنگوں میں شریک نہ ہوسکے۔ رسولِ اکرمؐ نے تین سو کھجور کے درختوں اور چالیس اوقیہ سونا معاوضہ دے کر حضرت سلمانؓ کو آزاد کرا لیا۔ اب وہ جنگوں میں اپنی صلاحیتوں کا آزادانہ استعمال کرنے لگے۔ مشرکینِ مکہ اور یہودیوں نے مل کر جب مدینے پر حملے کی تیاریاں شروع کیں، اس وقت مدینے کو دشمنوں سے محفوظ رکھنے کے لیے حضرت سلمان فارسیؓ نے شہر کے گرد خندق کھودنے کا مشورہ دیا جسے آپؐ نے پسند فرمایا۔ خندق کھودی گئی جو اتنی گہری اور چوڑی تھی کہ دشمنوں کے گھوڑے بھی اسے پار نہیں کر سکے اور انھیں پسپا ہونا پڑا۔ خندق کی کھدائی کی وجہ سے اس غزوے کو غزوۂ خندق کہا جاتا ہے۔ اس جنگ کے بعد حضرت سلمانؓ مختلف جنگوں میں شریک ہوتے رہے۔ طائف کی جنگ میں ان کی ایما پر مسلمانوں کی جانب سے منجنیق کا استعمال ہوا۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی خلافت کے دور میں بھی حضرت سلمان فارسیؓ نے بہت سے جنگی کارنامے انجام دیے۔ حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں جب ایران پر لشکرکشی کی گئی تو اس وقت خود سلمان فارسیؓ اسلامی لشکر کی رہنمائی فرما رہے تھے۔ انھوں نے اوّلاً اپنے ہم وطن ایرانیوں کو مخاطب کیا اور انھیں سمجھایا، ”میں تم ہی میں سے ایک آدمی ہوں۔ تم دیکھتے ہو کہ عرب میری عزّت کرتے ہیں۔ اگر تم اسلام لے آئے تو تمھارے لیے ویسے ہی حقوق ہوں گے جیسے ہمارے لیے ہیں۔ تم پر وہی احکام واجب ہوں گے جو ہم پر ہیں۔“ لیکن ایرانیوں نے ان کی باتیں ماننے سے انکار کر دیا تو جنگ لڑی گئی اور دشمن کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

حضرت عمر فاروقؓ کا یہ وہ دور تھا جس میں غلاموں کو ملکوں کا حکمراں اور صُفّہ کے غربا کو اسلامی ممالک کا ناظمِ اعلیٰ بنایا جا رہا تھا۔ ایسی خوش حالی کے زمانے میں بھی مدائن کے ناظمِ اعلیٰ حضرت سلمان فارسیؓ کھجور کے باغ میں پیڑوں کے سایے تلے ٹوکریاں اور چٹائیاں بنتے رہے۔ عشقِ رسولؐ کی تڑپ میں وہ بے چین رہتے۔ انھیں لگن لگی تھی تو جنت میں حضرت محمد ﷺ سے ملاقات کی، آپؐ کی مصاحبت کی اور آپؐ کے دیدار کی۔ اسی فکر میں غلطاں وہ زندگی کے ایام گزار رہے تھے۔ حکومت کی جانب سے ملنے والا عطیہ وہ خیرات کر دیتے یا لینے سے انکار کر دیتے۔ ان کی روزانہ کی آمدنی تین درہم تھی۔ ایک درہم میں وہ ٹوکریاں بنانے کے لیے کھجور کے پتے خریدتے، ایک درہم گھر میں خرچ کرتے اور ایک درہم خیرات کر دیتے۔ یہی ان کے معمولات میں شامل تھا۔ اسی حالت میں حضرت سلمانؓ کا دنیا سے رخصت ہونے کا وقت آ گیا۔ وہ سخت علیل تھے۔ جب حضرت سعد بن وقاصؓ ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے تو انھیں دیکھ کر سلمان فارسیؓ رونے لگے۔ سعدؓ نے رونے کی وجہ پوچھی تو فرمایا، ”حضورؐ نے ہم سے عہد لیا تھا کہ تمھارا ساز و سامان ایک مسافر کے سامانِ سفر سے زیادہ نہ ہو۔ مگر میرے پاس تو اتنا زیادہ سامان ہے، میں اپنے محبوبؐ کو کیا منہ دکھاؤں گا؟“ حضرت سعدؓ فرماتے ہیں کہ اُس وقت حضرت سلمانؓ کا کل اثاثہ ایک بڑا پیالہ اور ایک تسلا تھا۔

حضرت سلمان فارسیؓ سن ۳۳ھ میں دنیا سے رخصت ہوئے۔ انتقال کے وقت وہ اسّی برس کے تھے۔ ان کا مزار مدائن (عراق) میں ہے۔

## معانی و اشارات

| | | |
|---|---|---|
| برگزیدہ | - | بڑے مرتبے والا |
| سرگرداں | - | پریشان |
| استقامت | - | پائیداری، مضبوطی، ٹھہراؤ |
| ثابت قدمی | - | قدم جمائے رکھنا، اپنی بات پر قائم رہنا |
| مصائب | - | مصیبت کی جمع |
| مانع ہونا | - | رکاوٹ بننا |
| نصف النّہار | - | آدھا دن، دوپہر کا وقت |
| زرتشتی مذہب | - | پارسیوں کا مذہب |
| مبعوث ہونا | - | اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کا بھیجا جانا |
| وادیِ قُریٰ | - | مدینے کے قریب ایک جگہ کا نام |
| رشتۂ مواخاۃ | - | بھائی بھائی کا رشتہ |
| اخوت | - | بھائی چارگی |
| معمولات | - | روزانہ کے کام |
| غزوہ | - | جس جنگ میں نبی کریمؐ شامل تھے |
| ایما | - | اشارہ |
| منجنیق | - | دور تک پتھر پھینکنے کا ایک آلہ |
| لشکر کشی کرنا | - | فوج کے ساتھ حملہ کرنا |
| صُفّہ | - | دورِ نبوت میں مسجدِ نبوی سے لگا ہوا چبوترہ جس پر غریب صحابہؓ قیام فرماتے اور تعلیم حاصل کرتے تھے۔ |
| غلطاں | - | پریشان، اُلجھا ہوا |
| علیل | - | بیمار |
| اثاثہ | - | ملکیت |

## مشقی سرگرمیاں

**سبق کا بغور مطالعہ کر کے ذیل کی سرگرمیوں کو ہدایت کے مطابق مکمل کیجیے۔**

**٭ سبق کے حوالے سے درج ذیل رواں خاکے مکمل کیجیے۔**

۱۔ حضرت سلمان فارسیؓ

↓ پہلا نام ↓ [ ]

دوسرا نام ↓ [ ]

والد کا نام ↓ [ ]

سکونت ↓ [ ]

۲۔ حضرت سلمان فارسیؓ

| جائے پیدائش | خاندان | علاقہ | ناظمِ اعلیٰ |
|---|---|---|---|
| | | | |

۳۔ 'رضؓ' اِس نشان کا فقرہ اور اس کے معنی لکھیے۔

۴۔ والد کے برہم ہونے اور حضرت سلمانؓ کو بیڑیاں پہنانے کا سبب تحریر کیجیے۔

۵۔ حضرت سلمان فارسیؓ کے کھجوروں والی سرزمین تک پہنچنے کے مراحل اپنے الفاظ میں لکھیے۔

۶۔ حضرت محمد ﷺ کی تین نشانیاں جن کا ذکر عیسائی راہب نے حضرت سلمان فارسیؓ سے کیا تھا، ترتیب وار لکھیے۔

۷۔ حضرت سلمان فارسیؓ کے ساتھ رشتۂ مواخاۃ میں بندھنے والے صحابی کا نام تحریر کیجیے۔

۸۔ حضرت سلمان فارسیؓ کا رسول اللہؐ کی تینوں نشانیوں کو پرکھنے کا طریقہ لکھیے۔

۹۔ اہلِ خانہ کے تعلق سے حضرت سلمان فارسیؓ نے حضرت ابودرداؓ کو جو تاکید کی، اُسے لکھیے۔

۱۰۔ ابتدائی اسلامی جنگوں میں حضرت سلمان فارسیؓ کے شامل نہ ہونے کا سبب لکھیے۔

۱۱۔ رسولِ اکرمؐ نے حضرت سلمان فارسیؓ کے لیے جو جملے کہے، انھیں نقل کیجیے۔

۱۲۔ غزوۂ خندق کے موقع پر حضرت سلمان فارسیؓ کے کردار پر روشنی ڈالیے۔

۱۳۔ ایران پر لشکر کشی کے وقت اسلامی لشکر کے رہنما کا نام لکھیے۔

۱۴۔ اس جنگ کا نام لکھیے جس میں منجنیق استعمال کیا گیا۔

۱۵۔ مدائن کے ناظمِ اعلیٰ کی حیثیت سے حضرت سلمان فارسیؓ کے معمولات بیان کیجیے۔

۱۶۔ وفات کے وقت حضرت سلمان فارسیؓ کے رونے کی وجہ تحریر کیجیے۔

*** حضرت سلمان فارسیؓ کے ذیل کے بیان سے مفرد، مرکب اور مخلوط جملے الگ کرکے تحریر کیجیے۔**

"مَیں تم ہی میں سے ایک آدمی ہوں۔ تم دیکھتے ہو کہ عرب میری عزّت کرتے ہیں۔ اگر تم اسلام لے آئے تو تمھارے لیے ویسے ہی حقوق ہوں گے جیسے ہمارے لیے ہیں۔ تم پر وہی احکام واجب ہوں گے جو ہم پر ہیں۔"

*** ذیل کے الفاظ کے لیے سبق سے ایک لفظ تلاش کرکے لکھیے۔**

۱۔ آگ کو پوجنے والے

۲۔ قلعے کے اطراف حفاظت کے لیے کھودی جانے والی کھائی

۳۔ تانبے یا پیتل کا طشت

۴۔ جنگ جس میں آپؐ نے شرکت کی

*** دیے ہوئے پیراگراف (اقتباس) کا خلاصہ لکھیے۔**

حضرت عمر فاروقؓ کا یہ وہ دور تھا جس میں غلاموں کو ملکوں کا حکمراں اور ..........................................

.................. حضرت سعدؓ فرماتے ہیں کہ اُس وقت حضرت سلمانؓ کا کل اثاثہ ایک بڑا پیالہ اور ایک تسلا تھا۔

*** دیے ہوئے حروف کے نمبروں کے مطابق ذیل کے جوابی نمبروں سے صحیح ترتیب نقل کرکے بننے والا لفظ لکھیے۔**

i) پائیداری یا مضبوطی کے معنی والا لفظ :

| حروف کے نمبر : | ا | ا | ت | ت | س | ق | م |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | 1 | 1 | 2 | 2 | 3 | 4 | 5 |

(i) ← 2215431　　(ii) 2514231

(iii) 2214351

ii) اسلامی جنگ جس میں آپؐ نے حصہ لیا، اس مفہوم کا لفظ:

| حروف کے نمبر : | ز | غ | و | ہ |
|---|---|---|---|---|
| | 1 | 2 | 3 | 4 |

(i) ← 4321　　(ii) 4132

(iii) 4312

**اضافی معلومات**

**ساسانی حکومت**

ایرانی حکمرانوں کا آخری خاندان ساسانی خاندان کہلاتا ہے۔ اس خاندان نے ۲۲۴ء سے ۶۵۲ء تک حکومت کی۔ اس کا دورِ حکومت زیادہ تر جنگوں کی نذر ہوا اس لیے ان حکمرانوں نے جنگی طریقوں پر خاص توجہ دی۔ ساسانی حکومت میں فنونِ لطیفہ کو بھی عالمگیر شہرت حاصل تھی۔ ان بادشاہوں نے اپنے عہدِ حکومت میں سنگ تراشی، معماری، کندہ کاری، سکہ سازی، صیقل گری اور شیشہ سازی کے ایسے نادر نمونے محفوظ کر رکھے تھے جنھیں دیکھ کر حیرت ہوتی تھی۔ ان کے بنائے ہوئے محل، بُرج اور آتش کدوں کے باقیات دیکھنے کے لیے آج بھی سیاح دور دور سے آتے ہیں۔

ان بادشاہوں نے نقاشی اور فنِ مصوری پر بھی توجہ دی اور کئی شاہکار فن پارے ان کے دورِ حکومت میں وجود میں آئے۔ عراق کے شہر میسوپوٹیمیا میں پیدا ہونے والا مانؔی ساسانی حکومت کا مشہور مصوّر مانا جاتا ہے۔ اس نے فارس میں ایک نئے مذہبی عقیدے کو پھیلانے کی کوشش کی تھی۔ ساسانی حکومت کے بعض بادشاہ نہایت سخت گیر تھے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ایران کے ساسانی بادشاہ خسرو پرویز کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی تو اس نے غصّے میں آکر آپؐ کا خط پھاڑ ڈالا تھا۔ خسرو پرویز کے فوراً بعد ساسانی حکومت کا ایران سے خاتمہ ہوگیا۔

## عملی قواعد

### حروفِ جار

خط کشیدہ حروف پر توجہ دیتے ہوئے ذیل کے جملوں کو پڑھیے:

۱۔ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے ہمیشہ حق کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں۔

۲۔ حضرت سلمان فارسیؓ کا شمار ایسے ہی لوگوں میں ہوتا ہے۔

۳۔ کسی وجہ سے انھوں نے 'جی' سے ترکِ وطن کیا۔

۴۔ انھوں نے ساری روداد اپنے والد کو سنائی۔

۵۔ وہ شام تک وہیں رہے۔

ہم دیکھ رہے ہیں کہ خط کشیدہ حروف سے پہلے آنے والے الفاظ اسم اور ضمیر ہیں جیسے:

| اسم/ضمیر | حروف |
|---|---|
| اللہ تعالیٰ | کے |
| حق | کی |
| تلاش/لوگوں/کتابوں | میں |
| سلمان فارسیؓ/ان | کا |
| وجہ/'جی' | سے |
| انھوں | نے |
| والد | کو |
| شام | تک |

(آپ پڑھ چکے ہیں کہ حروف 'کا، کی، کے' حروفِ اضافت بھی کہلاتے ہیں جو دراصل حروفِ جار کی ایک قسم ہیں)

اسم اور ضمیر کے ساتھ یعنی بعد میں آنے والے ان حروف کو حروفِ جار کہتے ہیں۔ (جار کے معنی ہیں : قریبی / پڑوسی)

حروفِ جار سے پہلے آنے والے اسم وغیرہ مجرور کہلاتے ہیں۔ اس تفصیل کو ذیل کے خاکے میں سمجھا جا سکتا ہے۔

| اسم/مجرور | حروفِ جار |
|---|---|
| حق | کی |
| ان | سے |
| باغ | میں |

## عملی قواعد

### مفرد جملہ

ذیل کے جملوں کو غور سے پڑھیے:

- مولانا حسرتؔ موہانی کی شخصیت میں کوئی دلفریبی نہیں تھی۔
- حسرتؔ موہانی علی گڑھ میں زیرِ تعلیم تھے۔
- انھوں نے ایک رسالہ 'اُردوئے معلیٰ' جاری کیا۔
- تحریکِ آزادی کا درخت برگ و بار لایا۔
- وہ کسی صلہ و ستائش کے طلبگار بھی نہ تھے۔

مثال کا ہر جملہ دو حصوں میں تقسیم ہوتا ہے۔

| | |
|---|---|
| حسرتؔ موہانی | علی گڑھ میں زیرِ تعلیم تھے۔ |
| تحریکِ آزادی کا درخت | برگ و بار لایا۔ |

آپ پڑھ چکے ہیں کہ یہاں جملے کا پہلا فقرہ مبتدا اور دوسرا فقرہ خبر کہلاتا ہے۔ جس جملے میں صرف یہ دو اجزا پائے جاتے ہوں، اسے 'مفرد جملہ' کہتے ہیں۔

* اوپر کے باقی تین جملوں کو مبتدا اور خبر میں تقسیم کیجیے۔
* سبق 'مولانا حسرتؔ موہانی' سے چند مفرد جملے تلاش کر کے لکھیے اور انھیں مبتدا اور خبر میں تقسیم کیجیے۔

### اضافی معلومات — اصحابِ صُفّہ

'صفہ' عربی میں سائبان کو کہتے ہیں اور اس چبوترے کو بھی جس پر سرکنڈوں کے چھپّر کا سایہ ہو۔ اللہ کے رسولؐ نے مدینہ منورہ میں مسجد بنائی تو اس کے شمالی و مشرقی حصے میں ان مسلمانوں کے لیے جن کا کوئی گھر بار نہ تھا، ایک چبوترا بنا کر اس پر چھپّر ڈال دیا تھا۔ باہر سے ایسا شخص آتا جس کے ساتھ اہل و عیال نہ ہوتے، وہ اس چبوترے پر ڈیرا ڈال دیتا۔ یہ صحابۂ کرامؓ رات دن اللہ کے رسولؐ کے ارشادات سے بہرہ ور ہوتے، قرآن مجید سنتے، سمجھتے اور وقتاً فوقتاً مختلف علاقوں میں اسلام کی تبلیغ کے لیے بھیج دیے جاتے۔ ان صحابہؓ کا یہ بھی دستور تھا کہ ایک دو آدمی جنگل میں نکل جاتے، لکڑی اکٹھا کر کے لاتے اور فروخت کر کے جو رقم ملتی، اس سے سب کے کھانے پینے کا انتظام کرتے۔ اللہ کے رسولؐ خود بھی صدقے کی رقمیں انھی پر صرف فرماتے تھے اور دیگر صحابہؓ بھی دو دو چار چار آدمیوں کے کھانے کا انتظام کر دیا کرتے تھے۔